# الجزیہ

لفظ جزیہ کی تحقیق کہ کس زبان کا لفظ ہے اور جزیہ
لینا کس نے ایجاد کیا اور کن کن لوگوں سے، اور
کس وجہ سے لیا جاتا تھا اور کس قسم کے محصولوں
پر اس کا اطلاق ہوتا تھا

عربی زبان میں یہ لفظ کیونکر داخل ہوا اور اسلام میں کس بنا پر جاری رہا

مؤلفہ

شمس العلماء مولانا محمد شبلی نعمانی پروفیسر مدرسۃ العلوم علی گڈھ

انتباہ

یہ مضمون ایک دفعہ رسالہ حسن میں چھپا تھا مگر اس پر نظر ثانی کی گئی اور باضافہ بعض امور

افضل المطابع پریس دہلی میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

# جزیہ

غیر مذہب والوں نے ہمیشہ اس لفظ کو نہایت ناگواری سے سُنا ہے اُن کا خیال ہے کہ اسلام اس لفظ کا موجد ہے۔ اسلام ہی نے یہ اصول پیدا کیا جس نے اُسکا مقصد مسلمانوں اور غیر مذہب والوں میں ایک نہایت متعصبانہ اور نامناسب تفرقہ قائم کرنا تھا۔ انکا یہ بھی خیال ہے کہ جزیہ ایک ایسا جبر تھا جس سے بچنے کے لیے اسلام کا قبول کر لینا بھی گوارا کیا جاتا تھا اور اس وجہ سے وہ جبراً مسلمان کرنے کا ایک قوی ذریعہ تھا۔ لیکن یہ تمام غلط خیالات انہیں غلط فہمیوں سے پیدا ہوئے ہیں جو غیر قوموں کو اسلام کی نسبت ہیں۔ ہم اس موقع پر تین حیثیتوں سے جزیہ پر بحث کرنی چاہتے ہیں۔

(۱) جزیہ اصل میں کس زبان کا لفظ ہے۔ اور کن معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔

(۲) ایران اور عرب میں جزیہ کی بنیاد کب سے قایم ہوئی۔

(۳) اسلام نے اسکو کس مقصد سے اختیار کیا۔

لیکن ہم جو کچھ لکھیں گے تاریخی حیثیت سے لکھیں گے۔

**پہلی بحث**۔ جزیہ۔ گو اب مصطلح معنے میں خاص ہو گیا ہے لیکن لغت کی رو سے وہ خراج اور جزیہ کے لیے یکساں موضوع ہے۔ قاموس میں ہے "الجزیہ خراج الارض وما یؤخذ من الذمی" جوہری و صاحب قاموس نے اس لفظ کے اصل و اشتقاق سے کچھ تعرض نہیں کیا لیکن صاحب نے اپنی کتاب **مد القاموس** میں جو نہایت جامعیت اور تحقیق سے لکھی گئی ہے اُسکی نسبت دو احتمال قرار دئے ہیں (۱) جزی سے مشتق ہو (۲) گزیہ کا معرب ہے بطرس صاحب نے بھی کتاب محیط المحیط میں یہ دوسرا قول نقل کیا ہے لیکن اسکو مستند نہیں سمجھے فارسی لغت نویسوں نے گزیت کی لغت میں تصریح کی ہے کہ جزیہ اسی کا معرب ہے۔ برہان قاطع میں ہے "گزیت بفتح اول و کسر ثانی زرے باشد کہ حکام ہر سالہ از رعایا گیرند و آنرا خراج ہم گویند و زرے را نیز گویند کہ از کفار ذمی ستانند۔ نظامی گوید

گہش خاقان خراج چین فرستد  گہش قیصر گزیت دین فرستد

وآنچہ شہرت دارد بکسر اول و فتح ثالث است و معرب آن جزیہ باشد"

فرہنگ جہانگیری کے مصنف نے دوسرے معنی کی سند میں حکیم **سوزنی** کا یہ شعر سنداً نقل کیا ہے

کتاب خویش بجز اہم در دعمل نخسنم  کہ تا گزیت ستانند ناخور اہل کتاب

اور یہ بھی لکھا ہے کہ جزیہ اسی کا معرب ہے۔

ہم کو اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ جزیہ اصل فارسی کا لفظ ہے۔ تصریحات لغت کے علاوہ تاریخی قرینہ نہایت قوی موجود ہے۔ یہ مسلم ہے کہ اسلام سے پہلے عرب میں جزیہ کا لفظ مستعمل ہو چکا تھا۔ یہ مسلم کہ فارسی میں گزیت کا لغت اسی معنی میں قدیم سے شائع ہے۔ تاریخی شہادتوں سے (جیسا کہ ہم آیندہ کرینگے) یہ بھی ثابت ہے کہ نوشیرواں نے جزیہ کے قواعد مقرر کیے تھے۔ اور اس زمانہ میں نوشیرواں کے عمال یمن اور مضافات یمن پر منصوب تھے اسطرح گزیت کا لفظ قانونی طور پر عرب میں پھیلا اور معرب ہو کر جزیہ ہو گیا۔ یہ عام قاعدہ ہے کہ محکوم ملک میں جب فرمانروا زبان کے الفاظ دخل پانے لگتے ہیں تو سب سے پہلے وہ الفاظ آتے ہیں جو سلطنت کے قانونی الفاظ ہوتے ہیں۔ زبان عرب میں جس قدر فارسی الفاظ معرب ہو کر شائع ہو گئے ہیں کسی اور زبان کے نہیں ہوئے اسپر طرہ یہ ہے کہ جزیہ کا لفظ معرب ہونے کے لیے گویا پہلے ہی آمادہ تھا صرف ایک حرف کی تبدیل اور دو ایک حرکت کے تغیر سے وہ عربی قالب میں پورا اتر گیا۔

**دوسری بحث** جہاں تک ہم کو معلوم ہے ایران و عرب میں خراج و جزیہ کے وہ قواعد جو بادی تغیر اسلام میں رائج ہیں۔ نوشیرواں کے عہد میں مرتب ہوئے تھے (علامہ ابن الاثیر جزری نے تاریخ الکامل کے پہلے حصہ میں ایک مضمون اس عنوان سے لکھا ہے۔ ذکر ما فعلہ کسریٰ فی امر الخراج والجند جسکا خلاصہ یہ ہے کہ "نوشیرواں نے زمین کی پیمایش کرائی اور مختلف شرحیں جمع مقرر کی۔ اور تمام لوگوں پر باستثنائے اہل فوج و رؤسا و ارکان دولت جزیہ مقرر کیا۔

له علامہ ابن الاثیر نے اسموقعہ پر جزیہ کا ہی لفظ استعمال کیا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ جزیہ کوئی ایسی اصطلاح نہیں جو مسلمانوں ہی کے ساتھ مخصوص ہو۔ نوشیرواں بادشاہ کی ایرانی رعایا پر ایک عام ٹیکس جو انپر لگایا گیا ہے مسلمان اُس کو جزیہ ہی کہتے ہیں۔

جس کی تعداد بارہ درہم - آٹھ درہم - چھ درہم - چار درہم تک تھی" خراج کے ذکر کے بعد مورخ مذکور لکھتا ہے - کہ وھی الوضایع التی اقتدی بھا عمر بن الخطاب یعنی حضرت عمرؓ نے انہیں قاعدوں کی تقلید کی" اور جزیہ کے ذکر کے بعد لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے بیس برس سے کم اور پچاس برس سے زیادہ عمر والے کو جزیہ سے معاف کیا" جس غرض سے نوشیروان نے جزیہ کا قاعدہ جاری کیا - اسکی وجہ علامہ موصوف نے نوشیرواں کے اقوال سے یہ نقل کی ہے کہ "اہل فوج ملک کے محافظ ہیں - اور ملک کے لئے اپنی جانیں خطرے میں ڈالتے ہیں اسلئے لوگوں کی آمدنی سے اُن کے لئے ایک رقم خاص مقرر کی گئی کہ انکی محنتوں کا معاوضہ ہو"

خراج وجزیہ کے متعلق جو کچھ ابن الاثیر نے لکھا اسکی تائید فردوسی کے اشعار سے بھی ہوتی ہے اگرچہ بعض امور میں دونوں کا بیان مختلف ہے ہم اُن اشعار کو اس موقع پر نقل کرتے ہیں ؎

| | |
|---|---|
| ہمہ پادشاہان شدند انجمن | زمین را بہ بخشید و بر دو رسن |
| گزیتے بنہادند بر یک درم | گرایدون کہ دہقان نبودی درم |
| گزیت رزبار در شش درم | بخرماستان بر ہمیں روز و رسم |
| کے کس درم بود و دہقان نبود | نبودے غم و رنج کشت و درود |
| گذارندہ از دہ درم تا چہار | بسالے ازو بستدی کاردار |
| دبیر و پرستندہ و شہریار | نبودے بدیوان کسے را شمار |

دونوں روایتوں کے فرق کو ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں -

**تیسری بحث** - اسلام نے جو انتظام قایم کیا اسکی رو سے ہر مسلمان فوجی خدمت کیلئے مجبور کیا جاسکتا تھا - یہ قاعدہ کچھ آسان قاعدہ نہ تھا - اور لوگ اگر ذرا بھی اُس سے بچنے کا حیلہ پاجاتے تو اُس سے فائدہ اٹھانا چاہتے - چنانچہ ایک بار جب جزیرہ سسلی میں مکتب کے معلم اس جبر سے بری کردئے گئے تو سینکڑوں آدمیوں نے اور کام چھوڑکر یہی پیشہ اختیار کرلیا[1]

اس لحاظ سے کل مسلمان فوجی خدمت رکھتے تھے اور ضرور تھا کہ وہ جزیہ سے اسی طرح بری رہیں

[1] دیکھو معجم البلدان یاقوت حموی - ذکر صقلیۃ ۱۲

جسطرح نوشیروان عادل نے عموماً اہل فوج کو اس ٹیکس (جزیہ) سے بری رکھا تھا لیکن غیر مذہب والے جو اسلامی حکومت کے ماتحت تھے اور جن کی حفاظت مسلمانوں کو کرنی پڑتی تھی انکو فوجی خدمت پر مجبور کرنے کا اسلام کو کوئی حق نہ تھا وہ لوگ ایسی پر خطر خدمت کے لیے راضی ہو سکتے تھے اس لیے ضرور تھا کہ وہ اپنی محافظت کے لیے کوئی ٹیکس ادا کریں۔ اسی ٹیکس کا نام جزیہ تھا جو فارسی (لغت) سے معرب کیا گیا تھا لیکن اگر کسی موقع پر غیر قوموں نے فوج میں شریک ہونا یا شرکت کے لیے آمادہ ہونا گوارا کیا تو وہ جزیہ سے بری کر دیئے گئے۔ جیسا کہ ہم آیندہ تاریخی شہادت سے ثابت کریں گے۔ جزیہ کا معاوضہ حفاظت ہونا مسلمانوں میں علمی و عملی طور سے ہمیشہ مسلم رہا اور سچ یہ ہے کہ اسی خیال نے اکثر اہل لغت کو اس طرف متوجہ نہ ہونے دیا کہ جزیہ فارسی زبان کا لفظ ہے وہ سمجھے کہ یہ لفظ جزاء سے نکلا ہے۔ جسکے معنے بدلے کے ہیں اور چونکہ یہ ٹیکس بھی ایک معاوضہ اور بدلہ ہے لہذا اس مناسبت سے اسکا نام جزیہ رکھا گیا۔ آنحضرت صلعم و خلفائے راشدین کے جو معاہدے تاریخوں میں منقول ہیں اُن سے عموماً پایا جاتا ہے کہ جزیہ اُن لوگوں کی محافظت کا معاوضہ تھا خود رسول اللہ صلعم نے والی ایلہ کو جو فرمان جزیہ کا تحریر فرمایا اُس میں یہ الفاظ مندرج فرمائے "یحفظوا ویمنعوا" یعنی ان لوگوں کی حفاظت کیجاوے۔ اور دشمنوں سے بچائے جائیں[1] حضرت عمرؓ نے وفات کے قریب جو نہایت ضروری وصیتیں کیں۔ انئیں سے ایک یہ بھی تھی کہ "غیر مذہب والے جو ہماری رعایا ہیں وہ خدا اور رسول کی ذمہ داری میں ہیں۔ اور مسلمانوں کو اُن کی طرف سے ان کے دشمنوں سے مقابلہ کرنا چاہیے" اس موقع پر ہم بعض معاہدات اصلی الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ جن سے نہایت صاف اور مصرح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جزیہ صرف حفاظت کا ایک ٹیکس تھا۔ اور غیر مذہب والے جو مسلمانوں کی رعایا تھے یہ سمجھ کر یہی ٹیکس ادا کرتے تھے۔

| | |
|---|---|
| هذا الكتاب من خالد بن الوليد لصلوبا ابن نسطونا وقومه انى عاهدتكم على الجزية والمنعة فلك الذمة والمنعة۔ ما منعناكم فلنا الجزية والا فلا | "خالد بن ولید کی تحریر ہے صلوبا ابن نسطونا اور اوسکی قوم کے لیے۔ میں نے تم سے معاہدہ کیا۔ جزیہ اور محافظت پر۔ پس تمہاری ذمہ داری اور محافظت ہم پر ہے جبتک ہم تمہاری محافظت کریں ہم کو جزیہ کا |

[1] دیکھو فتوح البلدان بلاذری صفحہ ۱۲۵۹

| | |
|---|---|
| كتب سنة اثنتى عشرة فى صفر[1] | حق ہے۔ ورنہ نہیں۔ سنہ بارہ صفر میں لکھا گیا۔ |

عمالان اسلام نے عراق عرب کے اضلاع میں وہاں کے باشندوں کو جو عہد نامے لکھے اور جن پر بہت سے صحابہ کے دستخط تھے۔ اُن کے ملتقط الفاظ یہ ہیں ؛

| | |
|---|---|
| براءة لمن كان من كذا وكذا من الجزية التى صالحهم عليها الامير خالد بن الوليد وقد قبضت الذى صالحهم عليه خالد والمسلمون لكم يدٌ على من بدل صلح خالد ما اقررتم بالجزية وكففتم امانكم امان وصلحكم صلح ونحن لكم على الوفاء[1] | اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے اس تعداد کا جزیہ دینا قبول کیا ہے۔ اور جن پر خالد بن ولید نے اُن سے مصالحت کی ہے یہ برأت نامہ ہے۔ خالد اور مسلمانوں نے جس تعداد پر کی وہ ہم کو وصول ہوئی۔ جو شخص خالد کی صلح کو بدلنا چاہے اُسکو تم لوگ مجبور کر سکتے ہو۔ بشرطیکہ جزیہ ادا کرتے رہو تمہاری امان امان ہے۔ اور تمہاری صلح صلح (یعنی جس سے تم صلح کرو ہم صلح کرینگے اور جسکو تم امان دوگے ہم بھی امان دینگے۔ |

اسکے مقابلہ میں عراق کی رعایا نے یہ تحریر لکھی۔

| | |
|---|---|
| انا قد ادينا الجزية التى عاهدنا عليها خالد. على ان يمنعونا وامیرهم البغى من المسلمين وغيرهم<br>(طبری صفحہ مذکور) | ہم نے وہ جزیہ ادا کر دیا جسپر خالد سے معاہدہ کیا تھا مسلمان اور نیز تمام قومیں۔<br>اگر ہمکو گزند پہونچانا چاہیں جو جماعت اسلام اور اُن کے افسر ہماری حفاظت کے ذمہ دار ہوں۔ |

ان تحریروں سے جو ہم نے اس موقعہ پر نقل کیں اور نیز اور تمام معاہدوں سے جو تاریخوں میں مذکور ہیں واضح یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ جزیہ اسی اصول کی بنا پر تھا جو نوشیرواں۔ عادل نے قائم کیا تھا لیکن اسپر بھی اگر کسی کو شبہ رہے تو ذیل کے واقعہ سے رہا سہا شک بھی رفع ہو جائے گا۔

ابو عبیدہ بن جراح نے شام میں جب متواتر فتوحات حاصل کیں تو ہرقل نے ایک عظیم الشان فوج مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے طیار کی۔ مسلمانوں کو اُسکے مقابلے میں بڑی مستعدی سے رہنا پڑا۔ اور اُن کی تمام قوت و توجہ فوجوں کی ترتیب میں مصروف ہوئی اسوقت حضرت **ابو عبیدہ امین** افسر فوج نے اپنے تمام عمالوں کو جو شام کے مفتوحہ شہروں پر مامور تھے لکھ بھیجا کہ[2]

[1] تاریخ کبیر ابو جعفر جریر طبری مطبوعہ یورپ حصہ خامس صفحہ ۲۰۴۹ [2] تاریخ طبری صفحہ ۲۰۵۴

جس قدر جزیہ وخراج جہاں جہاں سے وصول کیا گیا ہے۔ سب اُن لوگوں کو واپس دیدو جن سے وصول ہوا تھا۔ اور اُن سے کہدو کہ ہم نے جو کچھ تم سے لیا تھا اس شرط پر لیا تھا کہ تمہارے دشمنوں سے تمہاری حفاظت کر سکیں لیکن اب اِس واقعہ کے پیش آجانے کی وجہ سے ہم تمہاری حفاظت کا ذمہ نہیں اٹھا سکتے" ابو عبیدہؓ کے خاص الفاظ جن میں عیسائیوں سے خطاب ہے یہ ہیں انما رددنا علیکم اموالکم لانہ قد بلغنا ما جمع لنا من الجموع وانکم قد اشترطتم علینا ان نمنعکم وانا لا نقدر علی ذلک وقد رددنا علیکم ما اخذنا منکم اِس حکم کی پوری تعمیل ہوئی[1]۔ اور لاکھوں روپے بیت المال سے لیکر ان لوگوں کو پھیر دئے گئے جو رقم وصول ہوئی تھی اُسکی کثرت کا اندازہ اِس سے ہو سکتا ہے کہ صرف حمص سے قریبًا آٹھ لاکھ روپے جزیہ وخراج میں ملے تھے عیسائیوں نے مسلمانوں کو دل سے دعادی اور کہا کہ خدا پھر تمکو ہمارے شہروں کی حکومت دے رومی ہوتے تو اس موقع پر واپس دینا تو درکنار جو کچھ ہمارے پاس تھا وہ بھی لے لیتے ان سب باتوں سے زیادہ امر دعوے کے لیے دلیل یہ ہے کہ اگر کسی غیر قوم نے فوجی خدمت پر رضامندی ظاہر کی تو وہ اسی طرح جزیہ سے بری ہے جس طرح خود مسلمان حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں جب حبیب بن مسلمہ نے قوم جراجمہ[2] پر فتح پائی تو اُن لوگون نے فوجی خدمتوں میں بوقت ضرورت شریک ہونا خود پسند کیا اور اسوجہ سے وہ تمام قوم جزیہ سے بری رہی نہ صرف جرجومہ بلکہ بہت سے انباط وغیرہ اور اوسکے متصل کی آبادیوں نے یہ امر اختیار کیا۔ اور جزیہ سے بری رہے۔ خلیفہ واثق باللہ عباسی کے زمانہ میں وہاں کے عامل نے غلطی سے اُن لوگو نپر جزیہ لگایا تو انہوں نے خلیفہ کو اطلاع کی اور دربار خلافت سے انکی برأت کا حکم صادر ہوا[3] اسکا ہے میں یہ تصریح کہ جزیہ کے عوض ہم تمہاری اندرونی وبیرونی حفاظت کے ذمہ دار ہیں جب حفاظت پر قدرت نہو تو جزیہ کا واپس کردینا۔ جو قومیں فوجی خدمت پر آمادہ ہوں انکو جزیہ سے بری رکھنا ایسے واقعات کے ثابت ہونے کے بعد بھی شبہ ہو سکتا ہے کہ جزیہ کا مقصد وہی تھا جو ہم نے تیسری بحث کے آغاز میں بتایا ہے جزیہ کے مصارف یہ تھے۔ لشکر کی آراستگی۔ سرحد کی حفاظت۔ قلعوں کی تعمیر۔ ان سے بچا تو سڑکوں اور پلوں کی تیاری۔ سررشتہ تعلیم پر شبہ اسطرح ایک خاص رقم سے مسلمانوں کو بھی فائدہ پہونچتا تھا اور پہونچتا

[1] یہ پوری تفصیل کتاب الخراج امام ابو یوسف مطبوعہ مصر کے صفحہ ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴ میں مذکور ہے ۱۲ [2] ایک عیسائی قوم تھی اور شہر جرجومہ انطاکیہ کے مضافات میں آباد تھی۔ معجم البلدان میں اس مقام کا ذکر تفصیلاً لکھا ہے ۱۲ [3] فتوح البلدان بلاذری صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۱

چاہیے تھا۔ مسلمان لڑائیوں میں شریک ہوتے۔ جانیں لڑاتے۔ ملک کو تمام خطروں سے بچاتے پس جس طرح اُن کے جسم و جان سے **ذمی** رعایا مستفید ہوتی تھی۔ اگر **ذمیوں** کے مال سے مسلمانوں کو بھی فائدہ پہونچتا تھا۔ تو کیا بیجا تھا۔ اس کے علاوہ صدقہ کی رقم جو خاص مسلمانوں سے وصول کی جاتی تھی اُس میں ذمی رعایا برابر کی شریک تھی۔ حضرت **فاروق** نے بیت المال کے داروغہ کو کہلا بھیجا تھا کہ "خدا کے اس قول میں انما الصدقات للفقراء والمساکین (صدقات فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں) مسکینوں سے عیسائی اور یہودی مراد ہیں" لہ

جزیہ کی تعداد زیادہ سے زیادہ روپیہ سالانہ تھی کسی کے پاس لاکھوں روپے ہوں تو اس سے زیادہ دینا نہیں پڑتا تھا۔ عام شرح چھ روپیہ اور تین روپیہ سالانہ تھی۔ بیس برس سے کم پچاس برس سے زیادہ عمر والے۔ اور عورتیں۔ مفلوج۔ معطل العضو۔ نابینا۔ مجنون۔ مفلس یعنی جس کے پاس دو سو درہم سے کم ہو۔ یہ لوگ عموماً جزیہ سے معاف تھے۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ ایسا ہلکا ٹکس جس کی تعداد اس قدر قلیل تھی جسکے ادا کرنے سے فوجی پرخطر خدمت سے نجات مل جاتی تھی۔ جس کی بنیاد نوشیروان عادل نے ڈالی تھی۔ کیا ایسی کڑوی چیز ہوسکتی ہے کہ **اہل یورپ** نے خیال کی ہے

کیا دنیا میں ایک شخص نے بھی اُس سے بچنے کے لیے اپنا مذہب چھوڑا ہوگا۔ کیا کسی نے اپنے مذہب کو ایسے ہلکے ٹکس سے بھی کم قیمت سمجھا ہوگا۔

اگر کسی نے ایسا سمجھا تو ہم کو اُسکے مذہب کے ضائع ہونیکا رنج بھی نہ کرنا چاہیے۔

جو لوگ جزیہ ادا کرتے تھے اُن کو اسلام نے جس قدر حقوق دیے کون حکومت اس سے زیادہ دے سکتی ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے مضمون کے عنوان سے یہ بحث کسی قدر دور پڑجاتی ہے اسی لیے اس موقعہ پر ہم یہ بحث چھیڑنی نہیں چاہتے۔

**شبلی نعمانی**

لہ کتاب الخراج امام ابو یوسف ۱۲

تمت

# مختصر فہرست کتب متعلقہ افضل الاخبار پریس و بک ایجنسی حویلی اعظم خان دہلی

**سوانحعمری جناب رسول مقبول** صلی اللہ علیہ وسلم۔ قیمت عہ

**نماز اور اس کی حقیقت** مولفہ مولوی فیروز الدین صاحب مدرس اسلامیہ ہائی اسکول شہر سیالکوٹ جس میں نماز کی خوبیاں نہایت دلچسپ اور عجیب پیرایہ میں تمام دنیا کی عبادات پر ظاہر کی گئی ہیں۔ اور نماز کو نہایت عمدہ اور افضل عبادت ثابت کیا ہے معہ دیگر ضروریات دین کے۔ قیمت ۳/

**فضائل احمدی المعروف بہ مولود پیغمبر** جس کتاب کے دیکھنے اور سننے کا ہر شخص کو مدت دراز سے اشتیاق تھا وہ ہمارے مطبع میں طبع ہو گئی ہے۔ یہ ایک مختصر تاریخ امام الہدیٰ فخر الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بحر مثنوی میں زبان فصیح اردو میں منظوم ہے نہایت عمدہ کتاب ہے قیمت ۱۲/

**دہلی گائیڈ المعروف بہ رہنمائے دہلی** معہ نقشہ جات۔ قیمت عہ

**انگلش ٹیچر** یعنی بلا استاد کی مدد کے انگریزی سکھانے کا آسان طریقہ۔ اس لاجواب کتاب میں گرامر ٹرانسلیشن ایڈیم لیٹر رائٹر وغیرہ درج ہیں۔ لفظوں کے معنی اور تلفظ اردو میں لکھے گئے ہیں بول چال روزمرہ کے ضروری الفاظ و محاورات کے لیٹر رائٹر بھی شامل کیا ہے جس میں ۲۳ قسم کے خطوط عرضیاں درخواستیں و شادی کے رقعے مبارکباد اور تعزیت کے خط معہ ان کے اردو ترجمہ کے لکھے گئے ہیں۔ غرضیکہ ایسی آسان طریقہ سے سمجھائی گئی ہے کہ پڑھنے والے کو ذرا بھی دقت نہ ہو۔ یہ کتاب طالب علموں کے لیے عموماً اور ان لوگوں کے لیے خصوصاً تالیف کی گئی ہے جو انگریزی زبان کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے اس کے مطالعہ سے معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی ایک ماہ میں انگریزی لکھ پڑھ سکتا ہے۔ اور بول سکتا ہے۔ حجم ۱۹۰ صفحہ کا ہے۔ ہر مزہ منگائیے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں اگر یہ کتاب حسب تحریر نہ ہو تو فوراً واپس کر دیں قیمت عہ

**دیوان جلوہ صحیفہ زریں** حضرت آپ نے دیوان تو فارسی کے بہت دیکھے ہوں گے مگر یہ گوہر نایاب اسم با مسمیٰ (جلوہ صحیفہ زریں) نیر درخشاں اب تک نگاہوں سے مخفی تھا خوبی قسمت سے اب ہمارے ہاتھ آ گیا ہے ایسا کون شخص ہے جو اس کا گرویدہ نہیں اور ایسا کون بشر ہے جو اس کا مشتاق نہیں کیوں نہ ہو آخر ہے کس کی تصنیف یعنی فارس مضمار سخن آرائی شہریار اقلیم خوش بیانی یکتائے زمان یگانۂ دوران عنقا نکتہ رسی و گہر ریزی یادگار جامی و نظامی عالیجناب نواب ضیاء الدین احمد خاں صاحب بہادر المتخلص بہ نیر درخشاں رئیس لوہارو مرحوم و مغفور نور اللہ مرقدہ کا یادگار ہے رباعیات قطعات قصائد و غزلیات وغیرہ وغیرہ مضامین سے مملو ہے خط نہایت عمدہ کاغذ سفید چکنا دبیز صفحہ ۲۱۳ تقطیع کلاں با ایں خوبی قیمت بہت کم یعنی عہ

نوٹ بہت جلد فرمائش روانہ کریں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ تھوڑی سی جلدیں رہ گئی ہیں۔

**دیوان غرۃ الکمال** مصنفہ حضرت سلطان الشعراء امیر خسرو دہلوی علیہ الرحمۃ یہ نایاب دیوان حضرت موصوف کی غزلوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہے ہم نے بڑی تلاش کر کے اسکو بہم پہنچایا ہے۔ کاغذ و خط اور چھپائی عمدہ قیمت عہ

**دیباچہ دیوان غرۃ الکمال۔** یہ دیباچہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ نے اپنے دیوان غرۃ الکمال کا نثر میں تحریر فرمایا ہے فارسی علم ادب کی عجیب کتاب ہے اس میں حضرت نے اپنی مختصر سوانح عمری اور اپنی تصانیف کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور بہت سے رموز و نکات تحریر فرمائے ہیں قیمت ۳/

**نامہ اسکندری معروف بہ سکندر نامہ خسروی۔** یہ وہ سکندر نامہ ہے جو حضرت سلطان الشعراء امیر خسرو دہلوی نے بجواب سکندر نامہ مولانا نظامی علیہ الرحمۃ تحریر فرمایا ہے درحقیقت یہ آپ ہی کا حصہ تھا علاوہ صنعت شاعری اور حسن عبارت کے نصائح حکیمانہ و مباحث فلسفانہ سے پر یہ کتاب و حسن و عشق کے کرشمہ و ناز و ادا کے انداز و خط و خال کی تعریف جو خاص حضرت ہی کا حصہ تھا عجیب و غریب پیرایہ کے ساتھ اس کتاب میں بھری ہوئی ہے۔ کاغذ و خط عمدہ و نفیس قیمت صرف عہ

**رسالہ صحت جسمانی۔** یہ اس نادر رسالہ کا اردو ترجمہ ہے جو حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے خلیفہ ہارون الرشید کے واسطے تحریر فرمایا تھا۔ اس رسالہ کے سہل و آسان اصول اور قواعد کا جو شخص پابند ہو جائے اس کی صحت اور قوت روز افزوں ترقی کرے گی۔ معہ رسالہ اختلاج الاعضا جس میں تمام اعضا کے پھڑکنے کے تجربات و تاثیرات کا بیان ہے مصنفہ امام جلال الدین سیوطی مترجم اردو قیمت ۱/

**رسالہ عقائد صوفیہ۔** یہ حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ اعلام الہدیٰ و عقیدہ ارباب التقیٰ کا اردو ترجمہ ہے جس میں صوفیوں کے عقائد اسلامی کو بیان کیا ہے قیمت ۳/

تمام درخواستیں بنام سید محمد شفیع الدین مالک افضل المطابع دہلی و بک ایجنسی کے پتہ پر آنی چاہئیں

# مختصر فہرست کتب متعلقہ افضل الاخبار پریس و بک ایجنسی حاجی علی اعظم خاں دہلی

**قرآن مجید مترجم** شمس العلماء جناب مولوی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بلی قلم [illegible] خط چھپا ہوا ہے جس کے نام سے مشہور ہے اس قرآن مجید کا پارہ پارہ علاوہ [illegible] حافظوں سے تصحیح کیا ہے جلد آخر میں مہریں بھی لگی ہوئی ہیں۔ بہ نہایت عمدہ کاغذ مع جلد اصلی قیمت [illegible]

**حمائل شریف** مترجم [illegible] صاحب دہلوی مع فہرست مضامین [illegible] چھپ کر تیار ہوئی ہے جس کا عرصہ سے انتظار تھا مع جلد اصلی قیمت [illegible]
ہر قسم کے پارے عمدہ کاغذ کے اور عمدہ خط کے فی پارہ [illegible]

**رسالہ رکن دین** یہ کتاب مسائل فقہ میں [illegible] مسئلہ سوال و جواب کے طور پر لکھا ہے [illegible]

**رسالہ [illegible]** [illegible] حدیث اور [illegible]

[illegible]

اور اس کتاب [illegible] خوبیاں بیان کر سکتا [illegible] کتاب [illegible]

[illegible] مصنف نے [illegible] سنت کی [illegible] صاف کر کے [illegible] تمام [illegible] بیان فرمایا ہے [illegible]

[illegible] علامہ مصنف نے [illegible] بری [illegible] خوبی [illegible]

**علامہ شبلی نعمانی** [illegible]

**الفاروق** [illegible]

(۲) **سیرۃ النعمان** [illegible] حصہ اول و دوم [illegible]

(۳) **المامون** [illegible]

(۴) [illegible] عالمگیر [illegible]

(۵) **الغزالی** [illegible]

(۶) **مقالات شبلی** [illegible]

(۷) **نظم شبلی** مع سوانح عمری قیمت [illegible]

(۸) **رسائل** [illegible] قیمت [illegible]

(۹) **آغاز اسلام** قیمت [illegible]

**نوٹ**۔ یہ قابل قدر تصانیف علامہ شبلی کی [illegible] تفسیر سورۃ الم نشرح جناب مولوی عبد القادر صاحب [illegible] قطب الدین خاں صاحب کی تصنیف ہے علامہ مصنف نے اس شرح [illegible] سلیس زبان میں [illegible] کے ساتھ بیان کیا ہے [illegible]

[illegible] اسلام کے چاروں [illegible] یعنی صوم و صلوۃ حج و زکوۃ کا ایسی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے [illegible] چھوٹی کتابیں پڑھنے کی ضرورت نہیں [illegible] مصنف [illegible] مسائل فقہیہ [illegible]

[illegible]

**جواہر الایقان فی حفظ الایمان** [illegible]

[illegible] انفصال میں لاجواب اور بے مثال کتاب ہے [illegible] قیمت [illegible]

تمام درخواستیں بنام سید محمد [illegible] افضل الاخبار [illegible] بک ایجنسی [illegible] دہلی آنی چاہئیں